بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹ ۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۶ تبوک ۱۳۴۵ھ ش ۲۹ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۱۵

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۱۵ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز راولپنڈی اور نتھیاگلی (مری ہلز) میں دو ہفتہ قیام فرمانے کے بعد کل مورخہ ۱۴ ستمبر کو پونے چھ بجے شام بذریعہ موٹر کار ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ حضور کے استقبال کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے نماز عصر کے بعد سے ہی لاریوں کے اڈہ پر جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ وہ لاریوں کے اڈہ سے احاطہ مسجد مبارک کے بیرونی دروازہ تک سڑک کے ساتھ ساتھ صف در صف ایستادہ حضور کی تشریف آوری کے لئے چشم براہ تھے۔ جونہی حضور کی موٹر کار لاریوں کے اڈہ پر پہنچی۔ سب سے پہلے امیر مقامی محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ اور موٹر میں ہی حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور موٹر کار سے باہر تشریف لے آئے۔ جونہی حضور نے زمین پر قدم رکھا۔ جملہ احباب نے جن میں انصار خدام اور اطفال سب ہی بہت کثیر تعداد میں شامل تھے بلند آواز سے اھلاً و سھلاً و مرحباً کہہ کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے قطاروں میں کھڑے ہوئے جملہ احباب کو از راہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔ اور علی الخصوص صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کی صحت کے متعلق دریافت فرمایا۔ جملہ احباب کو شرف مصافحہ بخشنے کے بعد حضور سوا چھ بجے قصر خلافت میں تشریف لے گئے بعدہ ساڑھے چھ بجے سے کچھ دیر بعد حضور نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر مغرب کی نماز پڑھائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

—• ربوہ ۱۵ ستمبر۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب تاحال بیمار چلے آتے ہیں۔ دیگر عوارض کے علاوہ بخار کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت ڈاکٹر صاحب کو اپنے فضل و کرم سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

—• انڈونیشیا میں ہمارے ایک مخلص احمدی بھائی مکرم عزیز بیا کے متعلق مبلغ انچارج انڈونیشیا نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کی حالت تشویشناک ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک الہامی دُعا جو اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہے

جو شخص اس دعا کو پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی

(۱) ”رات کو میری ایسی حالت تھی اگر خدا تعالےٰ کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ ایسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُرزور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالےٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا اور میں نے اس وقت غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔ مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا اس وقت خواب میں خدا تعالےٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القاء کی گئی:۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۶۴)

(۲) حضرت مولانا عبد الکریم صاحب نے ایک شخص کا خط پیش کیا۔ جس میں سوال تھا کہ دعا الہامیہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ کو صیغہ جمع متکلم میں پڑھ لیا جائے یا نہ۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔

”اصل میں الفاظ تو الہام کے یہی ہیں (یعنی واحد متکلم) اب خواہ کوئی کسی طرح پڑھ لیوے۔ قرآن مجید میں دونوں طرح دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ واحد کے صیغہ میں بھی جیسے ربِّ اغفرلی ولوالدیّ الخ اور جمع کے صیغہ میں بھی جیسے ربنا آتنا فی الدّنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور اکثر اوقات واحد متکلم سے جمع متکلم مراد ہوتی ہے جیسے اس ہماری الہامی دعا میں فاحفظنی سے یہی مراد نہیں ہے کہ میرے نفس کی حفاظت کر بلکہ نفس کے متعلقات اور جو کچھ لوازمات ہیں سب ہی آجاتے ہیں۔ جیسے گھر بار خویش و اقارب اعضاء وقویٰ وغیرہ۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۸۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ء

نسل پرستی کا عفریت

جنوبی افریقہ کے نسل پرست مسٹر ورووڈ کے قتل پر کسی ملک نے افسوس کا اظہار نہیں کیا۔ البتہ اس کے ہی دوستوں اور نسل پرستوں کے طبقہ نے اس کو پوری عزت و احترام سے دفن کیا ہے۔ تقریباً تمام دنیا کے اخبارات نے مقتول کی مذمت کی ہے۔ چنانچہ روسی اخبار پروادا نے بھی اس کو مجسمۂ نسل پرستی کا خطاب دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس نے جنوبی افریقہ کے دیسی باشندوں کو ہیاڑیہ بنا رکھا تھا۔ ہیاڑیہ ہندوستانی لفظ ہے۔ جس کے معنے اچھوت کے ہیں جو جنوبی ہند میں ایسے لوگوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جن کو اونچ جاتی ہندو قابل نفرت سمجھتے ہیں ہندوستان میں اونچ جاتی ہندوؤں کی آبادی مشکل سے سات آٹھ کروڑ ہوگی باقی ۳۵/۳۷ کروڑ باشندے غیر جاتی کہلاتے ہیں۔ جن کو اونچ جاتی نیچ خیال کرتے ہیں۔ اور معاشرہ میں ان کو کوئی مقام حاصل نہیں ہے۔ اگر ہندوستانی دستور میں چھوت چھات کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ مگر عملاً اس قانون کا کوئی اثر نہیں ہے۔ عملاً کوئی اونچ جاتی اچھوتوں کو انسانیت کا درجہ نہیں دیتا۔ ان کو اپنے مندروں میں پوجا پاٹ کی اجازت تو کجا مندروں میں قدم رکھنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی اچھوت اپنے طور پر بھی ان دیوتاؤں کی پوجا نہیں کر سکتا جو اونچ جاتی کے مخصوص دیوتا ہیں۔ چنانچہ ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ کہ جب اچھوتوں نے پوجا پاٹ کرنی چاہی تو اونچ جاتیوں نے ان پر حملہ کرکے پوجا پاٹ کا تمام سامان جلا دیا۔ اور اچھوتوں کو زدوکوب کیا

اونچ جاتی ہندوؤں کی منطق میں ان کے سوا تمام لوگ غیر جاتی ہیں اور قابل نفرت ہیں۔ ان کا چھوا ہوا کھانا بھرشٹ خیال کیا جاتا ہے بلکہ کھانے پر ان کا سایہ بھی پڑ جائے تو وہ حرام ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اونچ جاتی بھی درجہ بدرجہ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ چنانچہ ہندوؤں میں اونچ جاتی تین قسم کے لوگ سمجھے جاتے ہیں۔ ویش یعنی تجارت پیشہ اور زمیندار وغیرہ۔ کشتری فوجی طبقہ اور برہمن جو پوجا پاٹ کرواتے ہیں۔ براہمن کا درجہ سب سے اونچا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ برہما کے منہ سے نکلے ہیں۔ کشتری برہما کے بازوؤں سے اور ویش پیٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ شودر ٹانگوں اور پاؤں سے یعنی سب سے نچلے درجہ میں آتے ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب اونچ جاتی ہندو جو اپنے آپ کو آریائی نسل سے کہتے ہیں جب ہندوستان میں داخل ہوئے اور انہوں نے یہاں کے اصل باشندوں پر فتح حاصل کی تو تمام اصل باشندوں کو اچھوت قرار دیا گیا۔ انہی کو اور دیگر اقوام کو جو وقتاً فوقتاً ہندوستان پر حملہ آور رہی ہیں ملیچھ کہا جاتا ہے۔

ہندو سوسائٹی میں یہ ایک نہایت مہلک مرض ہے جو کبھی کم نہیں ہوا۔ اگرچہ ہندوستان میں بہت سے مصلحین ہندوؤں کو اس مرض سے نجات دلانے کے لئے پیدا ہوتے ہیں مگر وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ چنانچہ حضرت کرشن ؑ۔ حضرت رام ؑ۔ حضرت بدھ ؑ اپنے اپنے وقت میں چھوت چھات کا قلع قمع کرنے کے لئے کوشش کرتے رہے ہیں۔ مگر اونچ جاتی نسل پرستوں کی اصلاح نہیں ہو سکی۔ اور آج کی دنیا میں بھی نسل پرستی کا یہ دیوتا ہندوستان میں جنوبی افریقہ کے سفید فاموں سے کہیں بڑھ کر پوجا جاتا ہے۔

یہ عجیب توارد ہے کہ جس طرح درووڈ کو ایک نسل پرست سفید فام ہی نے اس عذر پر قتل کرنا مناسب سمجھا ہے۔ ہندوستان میں بھی مسٹر گاندھی جیسے نسل پرست کو ایک انہی جیسے نسل پرست گاڈسے نے گولی کا نشانہ بنایا تھا۔ اس کا عذر بھی یہی تھا کہ گاندھی جی نسل پرستوں کی مدد نہیں کرتے جتنی کہ ان کو چاہیئے۔ ایک رائے کے مطابق یہ گاندھی جی ہی تھے۔ جنہوں نے کانگرس میں مذہبی عنصر داخل کیا تھا۔ گاندھی جی نے بظاہر اچھوتوں اور مسلمانوں۔ جینیوں۔ بودھوں کے ساتھ جو اظہار ہمدردی کیا اس کا مطلب بھی ان لوگوں کے نزدیک یہی تھا۔ کہ ان سب اقوام کو اونچ جاتی ہندوؤں کا رضامند غلام بنا دیا جائے۔ چنانچہ آپ نے ہری جنوں کو ہری جن کا نام دے کر ان پر کوئی احسان کرنے کی بجائے ہندو سوسائٹی میں ان کی پوزیشن اور بھی نازک بنا دی تھی۔ تقسیم ملک کے پہلے اور بعد میں گاندھی جی نے مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا اس کو ہاتھی کے دانتوں سے مشابہت دی جا سکتی ہے۔ یہ گاندھی جی ہی تھے۔ جنہوں نے پنجاب اور بنگال کو تقسیم کروایا۔ اور یہ وہی تھے۔ جنہوں نے بھارت کے کشمیر پر ناجائز اور غاصبانہ غلبہ کا راستہ صاف کیا۔ الغرض آج جو ڈراما جنوبی افریقہ میں ہوتا ہے۔ وہ بھارت میں بھی بعینہٖ انہی وجوہات اور انہی جذبات کے ساتھ کھیلا جا چکا ہوا ہے۔

آج جنوبی افریقہ میں جو نسلی امتیاز کا معمہ درپیش ہے۔ یہ کسی نہ کسی وقت ضرور حل ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنوبی افریقہ کے سفید فام اگرچہ کالے افریقیوں سے الگ تھلگ رہنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ خلقت میں بطور انسان کے کالوں کو اپنے سے کمتر نہیں سمجھتے۔ وہ ان کو اپنے برابر حقوق دینے کے حامی ہیں مگر وہ نہیں چاہتے کہ ان کی نسل میں افریقیوں کا پیوند ہے۔ اور وہ دوغلے بن جائیں۔ وہ کالوں کو ہرگز اچھوت نہیں سمجھتے۔ وہ ان کے ہاتھ کا پکا ہوا پاک سمجھتے ہیں۔ اور محض ان کے ساتھ لگنے سے اپنے آپ کو پلید ہو جاتا خیال نہیں کرتے۔ اس طرح وہ کالوں کے دلوں میں یہ جذبہ پیدا کرنے کے حامی نہیں ہیں کہ وہ بطور انسان کے ان سے کمتر ہیں۔

اس کے برخلاف اونچ جاتی ہندوؤں نے اچھوتوں کے طبقہ میں رضامندانہ غلامی کا احساس پیدا کر دیا ہوا ہے۔ اور یہ عجیب جذبہ ان کے دل میں پیدا ہو گیا ہوا ہے کہ وہ خود ہی اپنے آپ کو رذیل سمجھنے لگے ہیں۔ ان کے دلوں سے انسانیت کا احساس ہی ختم ہو چکا ہوا ہے۔

جہاں تک صرف نسل پرستی کا تعلق ہے۔ یہ تقریباً ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ امریکہ میں بھی برطانیہ میں بھی اور دیگر یورپین ممالک ہی میں نہیں بلکہ اسلامی ملکوں میں بھی موجود ہے مگر جس قسم کی نسل پرستی ہندوؤں میں ہے وہ انسانیت کے لئے سخت توہین کا باعث ہے۔ اگرچہ اسلام نے نسل پرستی کی بنیاد ہی ڈھا دی ہے۔ تاہم یہ حقیقت اپنی جگہ موجود ہے کہ مسلمانوں میں بھی بعض نسلیں اپنے آپ کو فائق سمجھتی ہیں۔ مگر یہ فوقیت ایک حد تک ہی ہے۔ اس میں وہ توہین انسانیت کا عنصر داخل نہیں ہے۔ یہودی بھی بڑی نسل پرست قوم ہے۔ اور بعض اقوام کا مذہب وہ نجس خیال کرتی ہے اسی طرح اسلام میں بھی کفار کو نجس سمجھا جاتا ہے۔ مگر جس طرح کا انسانیت سوز سلوک اونچ جاتی ہندو غیر جاتیوں سے کرتا ہے۔ اس کی نظیر دنیا کے کسی خطہ میں نہیں پائی جاتی۔ یہ انسانیت کے جسم پر نسل پرستی کا کینسر ہے۔ جس کا ابھی تک علاج دریافت نہیں ہو سکا۔

نسل پرستی کا یہ عفریت ہے جس کے ہاتھوں میں آج ۴۰ کروڑ انسانوں کی باگ ڈور پھر آ گئی ہے۔ وہ طرح طرح سے اپنے آپ کو چھپا کر دنیا کی آنکھوں میں جمہوریت کی خاک جھونکتا ہے۔ اور حیرانی ہے کہ امریکہ روس اور برطانیہ وغیرہ مہذب ترین کہلانے والے لوگ بھی دیدہ و دانستہ اس کی پرورش کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ چین اور روس کے کمیونزم کا خطرہ اس خطرہ عظیم کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا جو آج اس برصغیر کے ایک بہت بڑے حصہ پر قابض ہے۔ اور جو تیندوے کی طرح اپنی تاریں ہر طرف پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔

آج دنیا کے سادہ دل لوگ ہندوستان کی بری معاشی حالت پر ترحم کی نظر ڈال کر اس کی ہر طرح سے مدد کرنے کو آگے بڑھ رہے ہیں۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ وہ کس کو دودھ پلا رہے ہیں۔ یہ وہ عفریت ہے جس نے کروڑوں انسانوں کے دل اور کلیجے کھائے ہوئے ہیں۔ ان کو حیوانیت کے درجہ سے بھی نیچے گرا رکھا ہے جو گائے بندر اور سانپ کی تو پوجا کرتا ہے بلکہ درختوں کی بھی۔ مگر انسانوں کے سائے کو بھی پلید خیال کرتا ہے۔ ہندوستان کی اکثریت جو غیر جاتی ہے واقعی قابل رحم ہے ان میں بڑے بڑے انسانیت دوست جہاں پرش موجود ہیں لیکن آریائی نسل کی اقلیت محض اپنی مکاری اور ہوشیاری سے اس اکثریت کو اپنا غلام بے دام بنائے ہوئے ہے۔ کیا ہندوستان میں انسانیت کبھی بیدار ہوگی۔ اب وقت آ گیا ہے کہ وہ بیدار ہو اور اپنا صحیح مقام حاصل کرے۔

(باقی دیکھیں ص ۲ پر)

اسلام — عیسائیت کے لئے سب سے بڑا چیلنج

(از مکرم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ اطلاع دی تھی کہ حضور کے ذریعہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اور ادیانِ باطلہ اور خاص طور پر عیسائیت کچل دی جائے گی بلکہ اس غلبہ کی رفتار کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو یہ بھی خبر دی تھی کہ آپؑ کو ایک ایسا فرزند دیا جائے گا جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا" اور "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔" جلد جلد بڑھنے کا یہ بھی مطلب ہے کہ وہ اسلام کے لئے فتوحات کرتا ہوا جلد جلد آگے بڑھتا چلا جائے گا اور اس کے ساتھ اسلام کی فوجیں بھی آگے بڑھیں گی اور اسلام کی فتح ہوگی۔

اِس فرزندِ موعود کے متعلق پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ نے فرمایا:-

"اِس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے، اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلےٰ واولیٰ وافضل واتم ہے۔"

(اشتہار مارچ ۱۸۸۸ء)

اِس فرزندِ موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مبارک عہد میں عیسائیت کو ایسی شکست ہوئی اور اسلام نے وہ ترقی کی کہ دُنیا دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ عیسائیوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ وقت بہت کم ہے۔ اگر جلد ہی کچھ نہ کر لیا گیا تو عیسائیت کو سر چھپانے تک کو جگہ نہ ملے گی انہوں نے لوگوں کو یاد دہانیاں کرانی شروع کیں کہ یسوع مسیح جلد ہی آنے والے ہیں بلکہ "جلد" کے عنوان سے ایک اخبار بھی چھپنے لگا۔

حضرت المصلح الموعودؓ نے دو باتوں کی طرف خاص طور پر توجہ دی اُن میں سے ایک تو تھی قرآنی علوم کا تفاسیر کے ذریعہ پھیلانا اور دوسری بات تھی مبلغین کی تیاری اور ان کی دنیا کے کونے کونے میں تقرری۔ آج سب لوگ یہ اعتراف کرتے ہیں کہ اسلامی جماعتوں میں سے صرف احمدیہ جماعت ہی تبلیغی میدان میں مصروفِ عمل ہے اور یہ صرف اس جماعت کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام کو سربلندی مِل رہی ہے اور عیسائیت اپنے ساز وسامان کے باوجود پسپائی پر مجبور ہو رہی ہے۔

افریقہ ہی کے متعلق عیسائیوں کے دعوے زیادہ زوردار تھے۔ افریقہ ہی پر حضرت المصلح الموعودؓ نے خاص توجہ دی اِس ساری توجہ کی ابتداء حضورؓ ہی کے الفاظ میں یوں ہوئی ہے:-

"مجھے افریقہ میں تبلیغِ اسلام کی ابتدائی تحریک درحقیقت اِس وجہ سے ہوئی کہ مَیں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکّہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ جب مَیں نے یہ حدیث پڑھی اسی وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقہ کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ انذاری خبر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکّہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ مَیں نے اپنے دل میں عہد کیا کہ ہمیں بعض دفعہ مُنذر رؤیا آتا ہے تو ہم فوراً صدقہ کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کی موت کی خبر ہمیں ہوتی ہے تو وہ صدقہ کے ذریعہ ٹل جاتی ہے۔ اور صدقہ کے ذریعہ موت کی خبریں ٹل سکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اگر افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنا لیا جائے تو وہ جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے نہ ٹل سکے۔ چنانچہ میرے دل میں بڑے زور سے تحریک پیدا ہوئی کہ افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنانا چاہیئے۔ اسی بناء پر افریقہ میں احمدیہ مشن قائم کئے گئے ہیں۔ بے شک خدا تعالےٰ نے بعد میں اور بھی سامان ایسے پیدا کر دئے جن سے افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتا گیا، مگر اصل بنیاد افریقہ کی تبلیغ کی یہی حدیث تھی کہ افریقہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور خانہ کعبہ کو گرانے کی کوشش کرے گا (نعوذ باللہ) مَیں نے اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے فضلوں کی امید میں چاہا کہ پیشتر اس کے کہ وہ شخص پیدا ہو جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے ہم افریقہ کو مسلمان بنا لیں اور بجائے اس کے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکّہ مکرمہ کو گرانے کا موجب بنے وہ لوگ اس کی عظمت کو قائم کرنے اور اس کی شہرت کو بڑھانے کا موجب بن جائیں۔"

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۶۰ء)

چنانچہ ۱۹۲۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت مولینا عبدالرحیم صاحب نیرؓ نے مغربی افریقہ میں احمدیہ مسلم مشنوں کا آغاز کیا۔ اسکے بعد اب تک بیسیوں مبلغ وہاں کام کر چکے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان مشنوں نے مختلف رنگوں میں اسلام کی قابلِ قدر خدمت کی ہے جس کا مسلمان نہایت فراخدلی سے اعتراف کرتے ہیں۔ ان مشنوں نے عیسائیت کے لئے جو چیلنج پیش کیا ہے اس نے عیسائیوں کی قلبی کیفیات کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ فتح و کامرانی کے خوابوں کی تعبیر شکست اور پسپائی کی صورت میں سامنے آئی ہے۔

بیکن رسالے نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ اسلام عیسائیوں کے لئے سب سے بڑی روک ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ان کے لئے سب سے بڑا چیلنج ہے۔

اِسی طرح ولیم سن نے اپنی کتاب "مسیح یا محمد" میں چند سال ہوئے لکھا تھا کہ چیلنج نہ صرف موجود ہے بلکہ زیادہ سنگین ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس چیلنج نے عیسائیوں کو پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس کرا دی ہے جبھی تو بیکن نے اِس بات پر زور دیا ہے کہ عیسائی عقائد کو افریقی مزاج کے مطابق ڈھالا جائے۔

ذرا اِسی بات کو دیکھئے کہ کہاں وہ بلند بانگ دعاوی گویا عیسائیت کا لشکر ساز وسامان سے لیس فتوحات کرتا چلا جا رہا ہے اور کہاں اب بیکن یہ کہہ رہا ہے کہ ہم اپنی ناطاقتی اور کم مائیگی کے ساتھ جس طرح بھی ہوگا مسلمانوں میں کام کرنے کے لئے ایک نیا موثر طریقِ کار عمل میں لانا چاہتے ہیں۔

خیر اگر بیکن یہ مشورہ دے رہا ہے کہ عیسائیت کو افریقی مزاج کے مطابق ڈھالا جائے تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ عیسائیت تو شروع ہی سے اِس بات کی عادی رہی ہے کہ جو کچھ لوگوں نے مانگا اسی طرح عقائد کو ڈھال لیا۔ آخر پولوس کی یہی پالیسی تھی نا جبھی تو اس نے کہا تھا:-

"مَیں یہودیوں کے لئے یہودی بنا تاکہ یہودیوں کو کھینچ لاؤں جو لوگ شریعت کے ماتحت ہیں ان کے لئے شریعت کے ماتحت ہُوا تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو کھینچ لاؤں اگرچہ خود شریعت کے ماتحت نہ تھا بے شرع لوگوں کے لئے بے شرع بنا تاکہ بے شرع لوگوں کو کھینچ لاؤں (اگرچہ خدا کے نزدیک بے شرع نہ تھا بلکہ مسیح کی شریعت کے تابع تھا) کمزوروں کے لئے کمزور بنا تاکہ کمزوروں کو کھینچ لاؤں۔ مَیں سب آدمیوں کے لئے سب بنا ہُوا ہوں تاکہ کسی طرح سے بعض کو بچاؤں۔ مَیں سب کچھ انجیل کی خاطر کرتا ہوں تاکہ اوروں کے ساتھ اس میں شریک ہوؤں۔"

(ا۔ کرنتھیوں ۹: ۲۰-۲۲)

جب اس پر لوگوں نے اعتراض کیا تو وہ آیات ہی نکال دیں اور آیات نکالنے کے بعد نکلی ہوئی آیات کے نمبروں کی عدم موجودگی نے انجیل پڑھنے والوں کو ورطۂ حیرت میں

ڈال دیا کہ آیت نمبر ۵ کے بعد ۸ ہونی چاہیئے یا ۶ بلکہ ایک باب ہی آیت نمبر ۱۱ سے شروع ہوتا ہے۔

پھر جب اِس بات کو قابلِ اعتراض سمجھا گیا تو وہ آیات اگلے ایڈیشن میں پھر ڈال دی گئیں۔

عقائد کے لحاظ سے بھی وہ کونسا عقیدہ ہے جو عیسائیت نے کبھی نہ کبھی بدلا نہ ہو۔ بیکن کے اوپر درج کئے گئے حوالے میں ایک پادری جان کر اسلے کا ذکر ہے۔ ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ اسلامیات کے ماہر ہیں اور مغربی افریقہ میں اسلام کے خلاف عیسائیوں کی رہنمائی کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں ایک کتاب شائع کی ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ مسلمان اکثر اعتراض کرتے ہیں کہ تثلیث سے حساب ٹھیک نہیں رہتا کیونکہ ایک جمع ایک جمع ایک بھلا ایک کیونکر ہو سکتے ہیں یہ تو تین ہونے چاہئیں۔ تو کر اسلے نے لکھا ہے کہ ہم ایک جمع ایک جمع ایک کہتے ہی کب ہیں ہم تو کہتے ہیں ایک ضرب ایک ضرب ایک۔ یہ ہؤا نا ایک۔ گویا کہ خدا باپ کو خدا بیٹے سے ضرب دی جائے اور اِس حاصل ضرب کو خدا روح القدس سے ضرب دی جائے تو ایک جواب ہوگا نہ کہ تین۔ کیا خوب۔ گویا زید بکر اور عمرو کو ضرب دیں تو باوجود اس کے کہ ہمارے سامنے تین شخص کھڑے ہوں ہم یہی کہتے چلے جائیں نہیں یہ تو ایک ہے۔ کیونکہ زید کو بکر سے ضرب دی اور بکر کو عمرو سے۔ اسی طرح عیسائیت کا ہر عقیدہ کبھی نہ کبھی اِس چکر میں ضرور پڑا ہے۔

پس بیکن کا یہ مشورہ نہ نیا ہے اور نہ عجیب۔ لیکن بیکن کے باختیار لوگ یاد رکھیں کہ عیسائیت جتنی دفعہ بولے گی اتنی ہی دفعہ اس کی شکست اور پسپائی پر ایک تازہ مہر لگ جائے گی۔ اب کوئی نیا طریقہ یا نیا عقیدہ یا پرانے عقیدہ کی نئی تشریح عیسائیت کی گرتی ہوئی دیوار کو سہارا نہیں دے سکتی۔

اللہ تعالےٰ کی خاص تقدیروں میں سے یہ ایک زبردست تقدیر ہے کہ اب اسلام آگے ہی آگے بڑھے گا اور صلیب پاش پاش ہو گی یعنی عیسائیت دیگر ادیانِ باطلہ کی طرح شکست کھا جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنا کام پورا کر لیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا کام پورا کر لیا۔ اے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت جماعت اور اے فدایانِ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ آپ کا کام ابھی باقی ہے۔ آپ کو ابھی آگے بڑھنا ہے اور آگے ہی بڑھتے چلے جانا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیاں کو اسلام کی ترقیات کے لئے صرف کر سکیں۔ آمین۔

ادائیگئ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

مساجد کی وسعت کیساتھ ہماری جماعت کی ترقی وابستہ ہے

(حضرت مصلح موعود)

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہماری جماعت کی خواتین اور ہماری تنظیم لجنہ اماء اللہ کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ جماعت کی ترقی میں حصہ لے اور مساجد کی تعمیر میں دل کھول کر حصہ لے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کی توفیق سے اس وقت تک ایک کثیر تعداد خواتین نے مساجد کی تعمیر میں بڑی قربانی سے کام لیتے ہوئے نقد اور اپنے زیورات مساجد کے لئے پیش کئے ہیں۔ ہفتہ زیرِ رپورٹ یعنی ۲۳ تا ۳۱ر اگست تک دو ہزار چونسٹھ روپے کے وعدہ جات اور دو ہزار تین سو پچھتر روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ چندہ دینے والی بہنوں کی ان قربانیوں کو قبول فرمائے اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان بہنوں کو بھی حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے جنہوں نے ابھی تک تحریک مساجد میں حصہ نہیں لیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

من بنیٰ للہ مسجداً بنی اللہ لہٗ بیتاً فی الجنّۃ

جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے مسجد بناتا ہے تا اس میں لوگ اکٹھے ہو کر نمازیں پڑھیں اللہ تعالےٰ کے ذکر کو بلند کریں اللہ تعالےٰ بھی اس کی قربانی کی قدر فرماتے ہوئے جنت میں اس کے لئے گھر بناتا ہے۔ پس چاہیئے کہ کم از کم ایک مسجد کی تعمیر میں ہمارا حصہ ضرور ہو۔ یہ تو کم سے کم قربانی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے کہ ہر مسجد کی تعمیر میں ہمارا حصہ ہو۔ اور محض اللہ تعالےٰ کی خاطر ہو۔

لجنات کی عہدہ داران کو بھی چاہیئے کہ وہ احمدی مستورات کو اس طرف توجہ دلاتی رہیں اور زیادہ سے زیادہ رقوم جمع کر کے تعمیر مساجد کے لئے بھجوائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار

مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

وصیّت کی اہمیّت

الانذار

ہماری جماعت میں ابھی ہزاروں ہزار ایسے افراد ہیں جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے صاحبِ جائیداد ہیں۔ صاحبِ استطاعت ہیں اور معقول گزارے اور آمدنیاں رکھتے ہیں لیکن وصیت کرنے سے محروم اور بے نصیب ہو رہے ہیں۔ ایسے دوستوں کو ہمارے امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ انذار یاد رکھنا چاہیئے جو حضور نے رسالہ الوصیت میں فرمایا ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

" بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا۔ قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم (جو حضور نے وصیتوں کے لئے تحریک کرتے ہوئے رسالہ الوصیت میں فرمایا۔ ناقل) کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اولین میں لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اِس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش! میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اِس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اِس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سُود ہوگا۔ اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو جو کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے۔ ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔

الراقم خاکسار

مرزا غلام احمد خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

جنوبی افریقہ کے نسل پرست سفید فام مسٹر وورڈ کے قتل پر دنیا نے جس طرح نسل پرستی سے اظہارِ نفرت کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اس لعنت کو اب برداشت نہیں کر سکتی۔ اور یقینی ہے کہ اقوامِ متحدہ اس واقعہ سے متاثر ہو کر نسل پرستی کی سب سے گھناؤنی صورت جو ہندوستان ایسے بڑے ملک میں موجود ہے اور جو کسی دن طوفان کی صورت اختیار کر سکتی ہے ایسے طریق معلوم کرنے کی کوشش کرے کہ جہاں اکثریت ظالم اقلیت کی چکی میں پس رہی ہے اسکو کس طرح اس ظلم سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ تاہم اقوامِ متحدہ کی کوششیں اتنی دور رس نہیں ہو سکتیں۔ اس کا موثر ترین علاج تو صحیح مذہب ہی کر سکتا ہے۔ ایسا مذہب جو تمام انسانوں کو ایک ہی معبود کا عبادت گزار قرار دیتا ہو اور جو تمام مخلوقِ خدا کو نسل و رنگ سے بالا کر کے ایک روحانی سطح پر متمکن کرنے کا دعویدار ہو۔ ایسا مذہب صرف اسلام ہی ہے اور یہ فرض اہلِ اسلام کا ہے کہ وہ اسلام کا صحیح چہرہ اپنے قول و فعل سے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ آج ایسا وقت آ گیا ہے کہ دنیا اسلام کی حقیقت سے واقف ہو کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرح محض تقویٰ کی بناء پر ایک حبشی غلام کو بڑے بڑے رعونت مآب سرداروں سے بھی فائق بنا دے۔

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے تین دنوں میں خدام اپنے خیمے بنا کر ان میں رہیں گے۔ خیمے کا ضروری سامان ساتھ لائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

افکارِ معاصرین

اسلامی نظام میں ڈسپلن کی خلاف ورزی پر سزا

غزوۂ تبوک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری غزوہ ہے۔ فوج میں سامان کی کمی کی وجہ سے یہ غزوہ عسرت بھی کہلاتا ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ کئی آدمی باری باری ایک ہی کھجور آپس میں استعمال کرتے۔ ایک چوس کر اوپر پانی پی لیتا پھر دوسرا چوس کر اوپر پانی پی لیتا۔ اب بھی ہوا کہ دو آدمیوں نے ایک کھجور کو نصف نصف کھایا۔ حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ ہم شدید گرمی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تبوک کی طرف نکلے ایک جگہ ہم نے قیام کیا تو مارے پیاس کے ہمیں مر جانے کا یقین ہو گیا۔ جب کوئی آدمی پانی کی تلاش میں نکلتا اور وہ واپس نہ آتا تو ہمیں گمان ہوتا کہ وہ مر گیا ہوگا۔ ایک آدمی نے اپنا اونٹ ذبح کر کے اسکے فضلہ کا افشردہ پیا۔ آخر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ عزوجل نے آپؐ کی دعا میں خیر ہی عطا فرمائی ہے۔ آپؐ ہمارے لئے دعا کیجئے آپؐ نے فرمایا: "تم کو یہ پسند ہے"؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا "ہاں"، تو آپ نے ہاتھ اٹھائے اور ابھی ہاتھ نیچے نہ کئے تھے کہ آسمان سے پانی برسنے لگا۔ اور خوب برس کر رک گیا ہم نے اپنے تمام برتن بھر لئے پھر ہم نے جو نظر اٹھائی تو ابر کا نشان تک نہ تھا۔ پھر فوج نے کوچ کیا۔

تین صحابی ایسے بھی تھے۔ جو اس غزوہ میں شریک نہیں ہوئے۔ یہ مرارہ بن ربیعؓ بلال بن امیہؓ اور کعب بن مالکؓ تھے۔ مرارہؓ اور بلالؓ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور بڑے ہی صالح تھے۔ کعب بن مالکؓ نے غزوۂ احد میں شرکت کی اور پھر ہر غزوے میں شریک ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ تھی۔ کہ کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تو صاف صاف نہ بتاتے لیکن تبوک کی طرف روانگی کا مقصد ظاہر کر دیا۔ تاکہ مسلمان اس دور دراز سفر اور سخت مہم کے لئے تیاری کر سکیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے حضرت کعبؓ ہمراہ نہ گئے۔ اور خیال کیا کہ میرے پاس اونٹ ہے جب چاہوں گا جا کر شامل ہو جاؤں۔ غرض آجکل میں وقت گذر گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے واپس تشریف لائے تو اسی سے اوپر آدمی معذرت کی غرض سے حاضر ہوئے اور سب نے قسم کھا کر نہ جانے کے عذر بیان کئے۔ آپؐ نے سب کا عذر قبول کیا بیعت لی اور استغفار فرمایا۔ حضرت کعبؓ سامنے آئے تو آپؐ نے غضب آلود تبسم کے ساتھ فرمایا! "آؤ"۔ وہ سامنے بیٹھ گئے پوچھا "غزوہ میں کیوں نہ گئے"۔ عرض کی کہ میں آپؐ کے سامنے سچ بولوں گا۔ شاید اللہ تعالیٰ معاف فرما دے جھوٹ بولنے سے آپ اس وقت خوش ہو جائیں گے۔ لیکن پھر خدا آپ کو میری طرف سے ناراض کر دے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا میں قوی اور مالدار تھا۔ اس کے باوجود نہ گیا۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" انہوں نے سچ بات کہی اچھا جاؤ تمہارے لئے خدا جو فیصلہ کرے"۔

مرارہ اور ہلالؓ نے بھی کوئی جھوٹا عذر پیش نہ کیا۔ اور صاف صاف اپنی کوتاہی کا اقرار کر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں سے مسلمانوں کو بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی۔ پچاس دن تک یہی نوبت رہی لوگ ان کو گھور گھور کر دیکھتے تھے اور ان سے بات تک نہ کرتے تھے۔ مرارہؓ اور ہلالؓ تو گھر میں بیٹھ گئے اور شب و روز رونے لگے کعبؓ پانچوں وقت مسجد میں نماز پڑھتے اور بازار جاتے۔ مسجد میں آکر نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے اور گوشہ چشم سے دیکھتے کہ جواب میں لب مبارک ہلتے ہیں کہ نہیں حضورؐ کی طرف متوجہ ہوتے تو آپؐ منہ پھیر لیتے۔ یہی گھر والوں کا برتاؤ تھا۔

چالیس دن گذرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی آدمی پہنچا کہ رسولِ خدا کا حکم ہے کہ اپنی بیویوں سے علیحدہ ہو جاؤ پوچھا طلاق دے دوں؟ جواب ملا کہ نہیں۔ صرف الگ رہو۔ مرارہؓ اور ہلالؓ کو بھی یہی حکم ملا۔ لیکن ہلال بوڑھے ضعیف تھے۔ ان کی بیوی خدمت کرنے کی اجازت لے آئیں اب مدینے کی پوری آبادی میں نہ ان کا کوئی دوست تھا۔ نہ آشنا گھر کے اندر سے لے کر باہر تک تمام مسلمانوں نے ان کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔

پچاس دن پورے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان بزرگوں کی توبہ قبول فرمائی۔ کعبؓ فرماتے ہیں کہ فجر کی نماز کے بعد میں ایک چھت پر بیٹھا ہوا دل میں کہہ رہا تھا۔ کہ اب میں زندگی سے بیزار ہو گیا ہوں۔ زمین و آسمان مجھ پر تنگ ہیں کہ پہاڑ سے آواز آئی ـــــ "اے کعبؓ بشارت ہو" میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی کپڑے بدل کر بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ چہرہ مبارک مسرت سے چاند کی طرح چمک رہا تھا فرمایا۔ تم کو بشارت ہو۔ جب سے تم پیدا ہوئے آج سے بہتر کوئی دن نہیں گذرا ہوگا"۔

محاسن اخلاق کے بغیر اسلامی نظام کا ڈسپلن مکمل نہیں ہوتا ان تینوں صحابیوں کی غزوۂ تبوک میں عدم شرکت سے بظاہر جماعتی ڈسپلن کی خلاف ورزی ہوئی۔ لیکن انہوں نے ڈسپلن کی اصل روح راست گفتاری کو قائم رکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فریب نہیں کیا۔ "قائد کو فریب دینا غداری ہے"۔

(امروز ۱۹ اگست ۱۹۶۶ء)

ترجیحی سلوک

حکام ضلع جو چاہیں عقیدہ رکھیں، جو مسلک انہیں پسند ہو اختیار کریں۔ لیکن اس بات کا انہیں قطعاً حق نہیں ہے کہ اس طرح کے ترجیحی سلوک سے عوام شہریوں میں خوف و ہراس پھیلائیں، پاکستان کسی کی جاگیر نہیں یہاں کسی کا اجارہ داری نہیں چل سکتی یہاں ہر ایک کو اپنے خیالات قانون کے حدود میں رہ کر پیش کرنے کا پورا پورا حق ہے۔ کسی شخص کو اس بناء پر اس سے محروم نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا عقیدہ حاکم اعلیٰ کے عقیدے سے میل نہیں کھاتا۔

(الاعتصام ۹ ستمبر ۱۹۶۶ء)

داعیانِ حق پر ظلم و ستم

داعیانِ حق پر ظلم توڑنے کو جائز ثابت کرنے کے لئے ابتداء سے اس قسم کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ جس جس شخص یا جماعت نے بندگانِ خدا کو بندگی کی طرف بلایا ہے ان کو یہی طعنہ دیا گیا ہے کہ تم اقتدار چاہتے ہو۔ تم ملک میں بڑائی کے طلبگار ہو اللہ تعالیٰ کے ہر فرستادہ کو ان کے مخالفین نے یہی الزام دیا۔ قرآن مجید کو اٹھا کر دیکھو اس داستان سے اس کے مقدس اوراق بھرے پڑے ہیں۔

قیامت یہ ہے کہ یہ الزام ان لوگوں کی طرف سے لگایا گیا۔ جو خود دنیا کے پرستار اور اقتدار کے بھوکے تھے اور جن کی زندگی کا سب سے بڑا نصب العین ہی اپنا اقتدار قائم کرنا اور خدا کے بندوں کی گردنوں کو اپنے آگے خم کرنا اور انا ربکم الاعلیٰ کا نعرہ مارنا تھا۔ اور ان لوگوں پر یہ الزام لگایا گیا جو ملک میں اپنا اقتدار قائم کرنا تو درکنار بندوں پر بندوں کی خداوندی کے تصور ہی کی نفی کرنے کے لئے اٹھے تھے۔ انسانی تاریخ میں یہ الزام اتنا بوسیدہ اور فرسودہ ہو چکا ہے کہ اس میں کوئی ندرت اور وزن نہیں رہا اور جب کبھی اس قسم کا الزام لگایا جاتا ہے تو پوری دنیا اسے ایک عظیم افتراء کے سوا اور کچھ نہیں سمجھتی۔

(ایشیا ۴ ستمبر ۱۹۶۶ء)

"حضرت عیسیٰ پیغمبر تھے"

استنبول کے عجائب گھر میں عربی کا ایک ایسا مسودہ موجود ہے جو عیسائیوں کے اس عام عقیدے کی تردید کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نعوذ باللہ) خدا کے بیٹے تھے۔ اس مسودے میں جو دسویں صدی کے ممتاز عرب مورخ عبدالجبار کا مرتب کردہ ہے۔ حضرت عیسیٰ کو ماننے والے یہودی مسیحیوں نے نسواری فرقہ کے عقائد کا عربی ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔

اصلی مسودہ جس سے عبدالجبار نے ترجمہ کیا ہے پانچویں صدی میں خود نسواری پیشواؤں کا تیار کردہ تھا۔ اس کے مطابق حضرت عیسیٰ نہ خدا کے بیٹے تھے اور نہ ہی وہ الوہی صفات کے حامل تھے۔ بلکہ بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر تھے۔

اصلی مسودہ جس سے عبدالجبار نے ترجمہ کیا ہے پانچویں صدی میں خود نسواری پیشواؤں کا تیار کردہ تھا۔ اس کے مطابق حضرت عیسیٰ نہ خدا کے بیٹے تھے اور نہ ہی وہ الوہی صفات کے حامل تھے۔ بلکہ بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر تھے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی میں اسلامیات کے ماہر ڈاکٹر سیموئل لنڈن نے سب سے پہلے استنبول میں اس مسودہ کا پتہ چلایا۔ نسواری حضرت عیسیٰ کی تعلیمات کے مطابق اپنے بچوں کا ختنہ کرتے تھے۔ حرام غذا سے پرہیز کرتے تھے اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے عبادت کرتے تھے وہ کرسمس کا تہوار نہیں مناتے تھے۔ اور اسے "کافروں کا جشن" سمجھتے تھے۔ مسیحی تاریخ کے ایک ماہر پائنز کی رائے ہے کہ اس مسودے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ پہلے دور میں حضرت عیسےٰ کے ماننے والے انہیں نہ خدا کا بیٹا مانتے تھے اور نہ الوہی صفت ان سے منسوب کرتے تھے بلکہ انہیں ایک برگزیدہ پیغمبر سمجھتے تھے۔ اور اسی لحاظ سے ان کی تعلیمات پر عمل کرتے تھے

(پندرہ روزہ بصیرت لاہور ۱۶ اگست ۱۹۶۶ء)

درخواست دعا

میں مالی مشکلات کی وجہ سے بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت میری مالی مشکلات اور پریشانیوں کی دوری کے لئے دعا فرمائیں۔ رکرامت خان روف از ربوہ

ماہنامہ "تحریک جدید" ربوہ

ماہنامہ تحریک جدید کا ستمبر کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ اگر آپ خریدار ہیں اور ایک ہفتہ تک آپ کو پرچہ نہ ملے تو مہربانی فرما کر ہمیں اطلاع دیجئے تاکہ پرچہ دوبارہ ارسال کر دیا جائے۔

ماہنامہ تحریک جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ آسمانی تحریک "تحریک جدید" کے کام کو اجاگر کرنے کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ تازہ شمارے میں تحریک جدید کے مقصد کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ تحریک جدید کو اس زاویہ سے بھی دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ تحریک جدید احمدیت کی صداقت کا ایک روشن نشان ہے مجمع الجزائر فجی کے متعلق ایک تحقیقی مضمون شامل اشاعت ہے۔

ٹرینیڈاڈ، ماریشس، سیرالیون، جرمنی، گی آنا، ہالینڈ، سکنڈے نیویا، ڈبلن، نائیجیریا اور گینیا میں احمدیہ مشنوں کی مساعی کی ایک جھلک بھی دکھائی گئی ہے۔

پرچہ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں چھپتا ہے۔ انگریزی حصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف فتح اسلام کا ترجمہ قسط وار چھپ رہا ہے۔ اسکے علاوہ ربوہ ڈائری اور نوٹس اینڈ کامنٹس (NOTES and Cammets) بھی دلچسپی اور افادیت کے حامل ہیں۔

انگریزی حصہ میں ایک خاص مضمون "مشن کس طرح کھولے جاتے ہیں اور انکو کس طرح چلایا جاتا ہے" بھی شامل اشاعت ہے۔

آپ ماہنامہ تحریک جدید خود بھی پڑھیں اور غیراز جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں۔

قیمت سالانہ صرف ڈیڑھ روپیہ (مینجنگ ایڈیٹر)

ضروری اعلان

تعلیم قرآن کے سلسلہ میں بعض جماعتوں کی طرف سے درخواستیں آ رہی ہیں کہ ہمارے ہاں کسی قرآن پڑھانے والے دوست کو بھجوایا جائے ایسی جماعتیں ایسے احباب کے واجبی اخراجات برداشت کرنے کے لئے بھی تیار ہیں اعلان ہذا کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جو دوست اس کار ثواب کے لئے تیار ہوں وہ اپنی درخواستیں دفتر نائب ناظر اصلاح و ارشاد (شعبہ تربیت) ربوہ میں بھجوادیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف کا ذکر ہونا ضروری ہے۔

(۱) تعلیم (۲) عمر (۳) قرآن مجید باترجمہ پڑھا سکتے ہیں۔ یا صرف ناظرہ۔

ایسی تمام درخواستیں جماعت کے پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ جلد بھجوائی جائیں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ پاکستان)

امتحانات —— خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مبتدی اور مقتصد کا امتحان ستمبر کے آخری عشرہ میں ہو گا۔

تمام مجالس خدام کو اچھی طرح سے تیاری کروائیں اور کوشش کی جائے کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے جو امتحان میں شریک نہ ہو۔ یہ دونوں امتحان اکٹھے بھی دئے جا سکتے ہیں۔

امتحان وظائف اطفال الاحمدیہ

اطفال الاحمدیہ کے وظائف کا امتحان بھی انہی ایام میں ہو گا۔ قائدین کرام پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ اہلیہ چوہدری فیض احمد صاحب، دو ماہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

(شاہدہ تنویر بنت چوہدری فیض احمد صاحب سفرنٹ آباد اسٹیٹ فضل بھمبرو)

حیرت انگیز تبدیلی

گولبازار قریشی مارکیٹ میں دموس کلاتھ ہاؤس سے ہر قسم کا سوتی ریشمی و گرم کپڑا مناسب اور بارعایت نرخوں پر خرید فرمادیں اہل ربوہ کی سہولت کے پیش نظر دکان میں حیرت انگیز تبدیلی اور توسیع کر دی گئی ہے۔ ہمارا نصب العین دیانتداری

پروپرائٹر خواجہ عبدالمومن سید محمد افضل شاہ گولبازار ربوہ

خوش نصیب مرحومین

انسان زندگی بھر مجاہدہ و ریاضت اور اعمال صالحہ کے ذریعہ اپنی روحانیت کی تکمیل میں مصروف رہتا ہے اور تقرب الی اللہ کی زیادہ سے زیادہ منازل طے کر لینا اس کا مطمح نظر ہوتا ہے۔ قرب الٰہی کے حصول کا میدان اس قدر وسیع ہے کہ سالک جس قدر آگے بڑھتا ہے اس ذات یگانہ و لامحدود کے جلوؤں کی وسعتیں اسے ششدر کئے دیتی ہیں۔ حیرت و استعجاب کا یہ حوصلہ افزاء مشاہدہ عاشق صادق کے قدم تیز کرتا اور اس کی آتش شوق کو بڑھاتا ہے تبھی تو حسین حقیقی کے یہ متوالے کبھی اکتاتے ہیں نہ تھکتے ہیں اجل کا پیغام اس ساری گہما گہمی کو آن واحد میں ختم کر دیتا ہے اور یہ مصروف عمل ہستیاں مقدرت عمل سے یکسر محروم ہو جاتی ہیں۔ مگر خوش نصیب ہیں وہ جانے والے جو وقت رخصت سے پہلے اپنے باغ میں ایسے درخت لگا جاتے ہیں۔ جن کے پھلوں کا تحفہ انہیں اپنے اعمال کے انقطاع کے بعد بھی پہنچتا رہتا ہے۔ انہیں اپنے اعمال کے ختم ہونے کا خوف کبھی غمگین نہیں کرتا!

یہی وجہ ہے کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے صالح اولاد کو صدقہ جاریہ کی ذیل میں فرمایا ہے۔ پس ایسے احباب کے لئے جن کے بزرگ اور عزیز اس دار فانی سے گزر چکے ہیں۔ وہ بڑے ثواب کا ایک نادر موقع ہے۔ یہ دوست اپنے مرحومین کی طرف سے قربانی پیش کر کے خود بھی ثواب حاصل کر سکتے ہیں اور انہیں بھی ثواب پہنچا سکتے ہیں! —— اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے نیک اور زیرک احباب کی ہماری جماعت میں کمی نہیں اور اکثر یہ نیک نمونے سامنے آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ضلع سرگودھا کے چک ۹۸ ش میں ہماری ایک بزرگ اور مخلص خاتون محترمہ محبی بی صاحبہ وفات پا گئیں تو ان کی اولاد نے اپنے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کی سرکردگی میں اپنی والدہ صاحبہ کی نیکیوں کے تسلسل کو قائم رکھنے کا فیصلہ کیا اور اس ضمن میں مبلغ یکصد روپے ان کی طرف سے بطور چندہ تحریک جدید ارسال فرمایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ ایسے مرحومین کتنے خوش نصیب ہیں جن کے لئے ایصال ثواب کا مستقل انتظام ان کے وارثوں کی طرف سے کر دیا جاتا ہے

اگر آپ کو ابھی تک اس طرف توجہ نہیں ہوئی تو اب اولین فرصت میں اس نیک نسخہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

امتحان وظائف اطفال الاحمدیہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہر سال اطفال کا جو انعامی امتحان لیا جاتا ہے امسال یہ امتحان ماہ ستمبر کے آخری عشرہ میں ہو رہا ہے۔ اس کا نصاب حسب ذیل ہے:۔

(۱) پہلا پرچہ نمبر ۱۰۰۔ نماز باترجمہ۔ قرآن کریم باترجمہ پہلا پارہ۔ نبراس المومنین (حفظ قرآن مجید آخری پندرہ سورتیں اس کا امتحان انٹرویو کے ہمراہ سالانہ اجتماع کے موقع پر ہو گا)

(۲) دوسرا پرچہ نمبر ۱۰۰۔ ۱۔ کشتی نوح ۲۔ سیرۃ خیر الرسل از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ۔ ۳۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض

(۳) تیسرا پرچہ نمبر ۱۰۰۔ (۱) کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۲۔ سال بھر کے تشحیذ الاذہان میں شائع ہونیوالی معلومات ۳۔ تقریر بر موقعہ سالانہ اجتماع نمبر ۳۰۔ ۴۔ انٹرویو و حفظ قرآن نمبر ۳۰۔ ۵۔ رپورٹ ناظم اطفال مقامی بوساطت مہتمم صاحب اطفال نمبر ۴۰۔ میزان نمبر ۴۰۰

نوٹ:۔ سیرۃ سید الانبیاء کی بجائے سیر خیر الرسل جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کی تصنیف ہے مقرر کی جا رہی ہے اطفال اس کے مطابق تیاری کریں۔

تین پرچہ جات میں کامیاب ہونے والے اطفال کو ان کی کامیابی کی اطلاع قائد مقامی کی وساطت سے دی جائے گی۔ تا وہ تقریر اور انٹرویو کے لئے سالانہ اجتماع میں شریک ہو سکیں۔ قائدین کرام زیادہ سے زیادہ اطفال کو شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ ان کے لئے وہ پرچہ جات مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منگوا لیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

ضروری نوٹ: ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جاتے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال۔ اور سیکرٹری صاحب وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۴۲۵

میں عبدالحی ولد دین محمد قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کنری ڈاک خانہ کنری ضلع تھر پارکر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳-۵-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ زمینداری آمد پر ہے جو کہ سالانہ ڈیڑھ ہزار روپیہ تدبیر ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد یا سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول ۲/ روپے)

العبد: عبدالحی ولد دین محمد۔ فضل عمر کلاتھ ہاؤس کنری۔ ضلع تھر پارکر

گواہ شد: مقصود احمد خان ولد ماسٹر محمد حسن خان صاحب آسان مرحوم۔ امیر جماعت احمدیہ کنری۔

گواہ شد: محمد اکبر افضل ولد سراج الدین مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کنری۔

مسل نمبر ۱۸۴۲۶

میں زرینہ اختر زوجہ حبیب الرحمن قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم غربی ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳-۷-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:

زیور ۱۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱ تولہ
۲۔ نکلس طلائی ایک عدد وزن ۲½ تولہ
۳۔ چوڑیاں طلائی ۵ عدد وزن ۵ تولہ
۴۔ انگوٹھی طلائی ۴ عدد وزن ۱½ تولہ

اس کی موجودہ قیمت ایک ہزار روپیہ ہے اس کے علاوہ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ میں اس زیور اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ فی الحال میری اور کوئی آمد نہیں۔ میں اگر زندگی میں کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں یا بعد وفات میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو حسب کا حصہ وصیت میں نے اپنی زندگی میں ادا نہ کیا ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (شرط اول ۱/-)

الامۃ: زرینہ اختر

گواہ شد: محمد حنیف سیکرٹری مال محلہ دار العلوم غربی۔ ربوہ۔

گواہ شد: عبد المجید دار الصدر۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۴۲۷

میں سردار النساء زوجہ محمد حسین قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۷-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمدنی نہیں ہے:

۱۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے جس میں سے پچاس روپے میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لئے ہیں۔

۲۔ میرا زیور کوئی نہیں ہے۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔ (شرط اول ۵۰-۳)

الامۃ سردار النساء

گواہ شد: سید مبارک احمد سرور۔ انسپکٹر وصایا۔ حال ربوہ

گواہ شد: محمد حسین خاوند موصیہ مکان نمبر ۹/۷ محلہ دار الصدر غربی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۴۲۸

میں حافظ غلام حسین ولد فضل قوم بھٹی پیشہ بے کار عمر ۶۶ سال۔ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن دار العلوم غربی ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ اس آمد پر جو میرے لڑکے مجھے گزارہ کے لئے دیتے ہیں۔ یہ آمد کم وبیش ۳۲/ روپیہ ماہوار ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ، ضلع جھنگ مغربی پاکستان کرتا ہوں۔ اگر آئندہ میں کوئی جائداد پیدا کروں یا میری وفات کے وقت کوئی جائداد میری ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ آمد میں کمی کی صورت میں دفتر کو اطلاع دے دوں گا۔ اور اس کے مطابق حصہ آمد ادا کروں گا۔

میری یہ وصیت آج سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اول ۱/ روپیہ) والسلام غلام حسین۔

گواہ شد: نور الحق انور۔ صدر محلہ دار العلوم غربی۔ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: ملک محمد اعظم زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار العلوم۔ غربی۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۴۲۹

میں مستری نذیر محمد ولد نور محمد صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ الیکٹریشن عمر ۷۱ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن ڈیرہ اسماعیل خان۔ ڈاک خانہ خاص ضلع اسمٰعیل خان صوبہ سرحد۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۵-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت درج ذیل ہے:

مکان واقعہ محلہ ٹوپیانوالہ نمبر ۱۸۰/۷ مالیتی پانچ ہزار روپے۔ دکان واقعہ محلہ ٹوپیانوالہ بازار نمبر ۲۷۸۲ مالیتی سات ہزار روپے۔ کل میزان -/۱۲۰۰۰ روپے۔

اس کے علاوہ اس وقت مجھے دکانداری میں مبلغ ڈیڑھ صد روپے ماہوار آمد ہے مذکورہ بالا سکنی جائداد کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ (دسویں حصہ) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مغربی پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس جائداد پر بھی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اگر خدانخواستہ میرے ورثاء میں سے کوئی مزاحمت کرے۔ تو صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان عدالت کے ذریعہ لینے کی مجاز ہے۔

میری وصیت آج سے ہی منظور فرمائی جاوے۔

(چندہ شرط اول -/۱۰ روپے)

العبد: مستری نذیر محمد بقلم خود محلہ ٹوپیانوالہ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

گواہ شد: عبدالعزیز مشاہد مربی سلسلہ احمدیہ حال ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

گواہ شد: شیخ محمد صدیق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈیرہ اسماعیل خان۔

دلفریب زیورات کا واحد مرکز

فرحت علی جیولرز۔ دی مال لاہور۔ فون نمبر ۲۶۲۳

ہمدرد نسواں (ٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۲۰ روپے

مشرقی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں

کینیا (مشرقی افریقہ) کے ممتاز ماہر تعلیم جناب عثمان گاگوریا کی تقریر

جناب عثمان گاگوریا حکومت کینیا کے مندوب کی حیثیت سے آسٹریلیا میں ماہرین تعلیم کی ایک بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کے بعد اپنے ملک واپس جاتے ہوئے مرکز احمدیت کی زیارت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے چند روز کے لئے پاکستان تشریف لائے۔ آپ ۳۱ اگست کو جب ربوہ پہنچے تو حضور ایک مختصر سفر کیلئے راولپنڈی روانہ ہو رہے تھے لہذا حضور نے ازراہ شفقت انہیں راولپنڈی آنے کی ہدایت فرمائی چنانچہ آپ یکم ستمبر کو راولپنڈی پہنچے۔

جناب عثمان گاگوریا ایک ہونہار اور قابل نوجوان ہیں اور حکومت کینیا کی وزارت تعلیم میں ایک ممتاز عہدے پر فائز ہیں۔

یکم ستمبر بروز جمعرات حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قیامگاہ پر نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد جماعت راولپنڈی کے موجود احباب سے گفتگو فرمائی۔ جناب عثمان گاگوریا بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ حضور نے موصوف کے قبول احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک احمدی دوست نے ایک افریقین عیسائی کو جماعت کی طرف سے شائع کردہ سواحیلی ترجمہ قرآن دیا لیکن اس شخص نے اسلام سے عناد کے باعث قرآن مجید کو قبول نہ کرنے کے علاوہ نہایت گستاخانہ رویہ بھی اختیار کیا۔ مکرم عثمان گاگوریا بھی وہاں موجود تھے انہوں نے یہ دیکھ کر کہا کہ اگر یہ نہیں لیتا تو قرآن مجید مجھے دیا جائے چنانچہ اس طرح قرآن کریم اور دیگر لٹریچر کے مطالعہ سے اللہ تعالیٰ نے حق و صداقت کے قبول کرنے کے لئے ان کے دل کو کھول دیا اور وہ ۱۹۶۴ء میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آگئے۔

اس تعارف کے بعد حضور نے جناب گاگوریا کو کینیا کے بارے میں تقریر کرنے کا ارشاد فرمایا جس پر موصوف نے چند منٹ تک انگریزی زبان میں نہایت ایمان افروز تقریر کی جس کے آغاز میں آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ کینیا کے مسلمانوں کا بیشتر حصہ علم کے زیور سے پورے طور پر آراستہ نہ ہونے کے باعث ملک کی ترقی و بہبود کے لئے کوئی قابل قدر خدمات سر انجام نہیں دے رہا تاہم آپ نے امید ظاہر کی کہ انشاء اللہ اب وہاں کے مسلمان اس کمی کو جلدی پورا کر کے ملک و قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکیں گے۔

اس کے بعد آپ نے کینیا اور مشرقی افریقہ کے دوسرے ممالک میں جماعت احمدیہ کی مساعی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کے لئے احمدی مبلغین نے جو قابل قدر مساعی سر انجام دی ہیں وہ افریقہ میں اشاعتِ اسلام کی راہ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں انہی مساعی کے باعث افریقہ میں اسلام کو دیگر مذاہب اور خصوصاً عیسائیت پر نمایاں برتری حاصل ہوئی ہے۔

جناب گاگوریا نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین کے جانے سے قبل وہاں کے مسلمان محض رسماً اسلام سے منسلک تھے نہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ تھے اور نہ قرآنی علوم و حقائق تک ان کی رسائی تھی۔ قرآن کے معانی کو سمجھے بغیر محض پڑھ لینا ہی کافی سمجھتے تھے لیکن جماعت احمدیہ کے مبلغین اور لٹریچر کے ذریعہ قرآنی علوم اور معارف ہم پر آشکارا ہوئے ہیں آپ نے تقریر کے آخر میں مرکز احمدیت کے روح پرور ماحول اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایمان افزا ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں اس مختصر قیام کی حسین یادوں کو ساتھ لے کر جاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے پھر موقع عطا فرمائے کہ میں مرکز احمدیت کی برکات سے مستفید ہونے کے لئے پھر یہاں آؤں۔

راولپنڈی میں تین روزہ قیام کے دوران مختلف مواقع پر حضور کی بابرکت صحبت سے فیض یاب ہونے کے علاوہ آپ راولپنڈی اور اسلام آباد کے اہم مقامات کو دیکھنے کے بعد ۴ ستمبر کو اپنے وطن واپس جانے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہو گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کا مرکز احمدیت میں آنا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے بالمشافہ فیض یاب ہونا آپ کی مزید روحانی ترقیات کا باعث بنائے اور آپ اسلام اور ملک و ملت کے لئے مفید اور کار آمد وجود ثابت ہوں۔ آمین۔

(مسعود احمد جہلمی)
بتوسط وکالت تبشیر

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

الفرقہ ۱۵ ستمبر۔ ترکی کے سابق صدر جنرل جمال گرسل ۲۱۹ دن بے ہوش رہنے کے بعد کل صبح یہاں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۷۱ برس تھی۔ ان کی صحت کئی سال سے خراب تھی۔ اس سال کے شروع میں ان پر فالج کا حملہ ہوا۔ وہ امریکہ میں ۲ فروری سے ۲۶ مارچ تک زیر علاج رہے لیکن انہیں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ انہیں بے ہوشی کی حالت میں انقرہ واپس لایا گیا اور ملٹری ہسپتال میں داخل کر دیا گیا لیکن انہیں ہوش نہیں آیا۔ اور کل وہ انتقال کر گئے۔ جنرل گرسل چھ برس تک ترکی کے صدر رہے۔ وہ ۲۷ مئی ۱۹۶۰ء کو صدر جلال بایار اور وزیر اعظم عدنان مندریز کی حکومت کا تختہ الٹ کر برسر اقتدار آئے تھے۔

۔ راولپنڈی۔ ۱۵ ستمبر۔ صدر ایوب نے جنرل گرسل کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ انہوں نے ترکی کے صدر جنرل سونائی کے نام ایک پیغام میں پاکستان کے عوام اور حکومت کی طرف سے اظہار تعزیت کیا ہے۔

صدر نے پیغام میں کہا ہے "ہم نے انتہائی رنج و الم سے یہ افسوسناک خبر سنی ہے کہ طویل بیماری کے بعد سابق صدر جنرل گرسل انتقال کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

٭۔ راولپنڈی ۱۵ ستمبر۔ پاکستان اور بھارت کے فوجی سربراہوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ سرحدی علاقوں میں پر امن حالات قائم رکھنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ اس کا اظہار کل ایک مشترکہ اعلامیہ میں کیا گیا ہے جو پاکستان آرمی کے نامزد کمانڈر انچیف لفٹنٹ جنرل یحیٰ خان اور بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف کے مذاکرات کے اختتام پر جاری کیا گیا ہے۔ دونوں فوجی سربراہوں نے ۱۳ اور ۱۴ ستمبر کو نئی دہلی میں بات چیت کی۔ یہ ملاقات دونوں ملکوں کے درمیان اس معاہدہ کے تحت ہوئی ہے جس میں یہ طے ہوا تھا کہ جب ضروری ہو دونوں ملکوں کے فوجی سربراہ باہمی مفاد کے امور پر گفتگو کریں۔

٭۔ لندن ۱۵ ستمبر۔ دولت مشترکہ کے وزراء خارجہ کی کانفرنس میں سیرالیون ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو نے اعلان کیا ہے کہ بھارت کو تنازعہ کشمیر سمیت تمام اختلافات پاکستان سے سلجھا لینے چاہئیں سیرالیون کے وزیر اعظم اور ٹرینیڈاڈ کے وزیر خارجہ نے کل کانفرنس میں عالمی سیاسی صورت حال پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کو پاکستان سے اپنے تنازعات کا باعزت اور منصفانہ تصفیہ کرنا چاہئے یہ رہنما پاکستان کے وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ کی اس تقریر پر تبصرہ کر رہے تھے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ بھارت کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے تنازعہ کشمیر اور دوسرے اختلافات حل نہیں ہو سکے ہیں۔

٭۔ اسلام آباد۔ ۱۵ ستمبر پاکستان نے انڈونیشیا کو ۵۰ لاکھ ڈالر کا قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔ انڈونیشیا اس قرضہ سے پاکستان سے پٹ سن کا سامان اور سوتی کپڑا خریدے گا۔ اس کے علاوہ پاکستان نے انڈونیشیا میں پٹ سن کا ایک کارخانہ بھی قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز بدھ بوقت صبح ۷ بجے ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی امیدواروں کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر ریسٹ ہاؤس چنیوٹ پہنچ جائیں تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ہمراہ لانا ضروری ہے۔

(ناظر امور عامہ)